دو مبارک ہستیاں

06-February-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

بیان : 6 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَمُرَہ سُوائی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں : ہم پیارے آقا ، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضِر تھے کہ ایک شخص حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! بارگاہِ خُداوندی میں سب سے اچھا عمل کون سا ہے ؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا : سچ بولنا اور اَمانت اَدا کرنا ۔ (راوی فرماتے ہیں :) میں نے عَرض کی : یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مزید کچھ اِرشاد فرمائیے ! فرمایا : کثرتِ ذِکر اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا (بھی اَچھا عمل ہے) کہ یہ عمل فَقْر (غُربت) کو دُور کرتا ہے ۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اچّھی اچّھی نِیّتیں کرلیتی ہیں ۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے ۔ [2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ ۔

بیان کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی ، بیشی وتبدیلی کی جاسکتی ہے ۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی ۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی ۔ ضَرورَتاً سِمٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی ۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی ، گُھورنے ، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی ۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز

---

1 القول البدیع ، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ۔۔۔الخ ، ص ۲۸۳ مختصراً

2 معجم کبیر ، ۱۸۵/۶ ، حدیث : ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اورانفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاریخ اسلام میں بے مثال خواتین کا ذکر ملتا ہے، ان میں صحابیات بھی گزری ہیں اور ان سے فیض لیتی ہوئی کئی صالحات (یعنی نیک خواتین) بھی گزری ہیں۔ ان بے مثال خواتین کا کردار بھی بے مثال رہا ہے، آج کے بیان میں ہم انہی بے مثال خواتین کی سیرت و کردار کے مختلف پہلو اور واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اِس کے ضمن میں حلال کھانے کھلانے اور حرام سے بچنے کے فضائل سنیں گی۔ یہ بھی سنیں گی کہ دین پر عمل کے کیا فوائد ہیں اور اصل کامیابی کیا ہے، بیان کے آخر میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے خاندانِ عالی کی بہت ہی نیک، عبادت گُزار، عظیم وَلیّہ حضرت نَفیسہ کا ذکرِ خیر بھی کیا جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان بے مثال خواتین میں سے ایک بڑی مشہور صحابیہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا ہیں۔ یہ مشہور صحابیِ رسول اور خادمِ دربارِ رسالت حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سگی والدہ ہیں۔ رسولِ خُدا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی بار اپنے مُبارَک وجود سے ان کے گھر کو جگمگایا ہے۔ دین کے لیے ان کی سوچ کیسی تھی، آئیے! اس کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بے مثال مہر

جب حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنی قوم سمیت اسلام قبول کیا، تو آپ کے شوہر مالک بن نَضر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اسے بھی دین کی دعوت دی، مگر اس کی قسمت میں یہ سعادت نہیں تھی، بلکہ وہ ناراض ہو کر ملکِ شام چلا گیا اور وہیں رہنے لگا۔ کچھ عرصے بعد اس کا انتقال ہو گیا، جب اس کی ہلاکت کی خبر حضرت اُمِّ سُلَیم کو ملی تو اس وَقت ان کے بیٹے حضرت اَنَس بِن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت چھوٹے تھے

،

چُنانچہ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ ابھی کچھ عرصہ نکاح نہ کریں گی۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان کو نکاح کا پیغام دیا چونکہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لئے حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا : مجھے یہ زیب نہیں کہ میں ایک غیر مسلم سے نکاح کروں۔ ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا : اے ابو طلحہ! آپ جیسے لوگوں کے پیغام کو رَدّ نہیں کیا جاسکتا لیکن آپ مسلمان نہیں ہیں جبکہ میں مسلمان ہوں۔ لہٰذا میرا آپ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ پھر فرمانے لگیں : اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جس خُدا کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو زمین سے اُگنے والا ایک درخت ہے، جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی نے تراشا (یعنی بنایا) ہے؟ انہوں نے اقرار کیا تو فرمانے لگیں : اس کے باوجود تمہیں شرم نہیں آتی کہ زمین سے اُگنے والی ایک لکڑی کو سجدہ کرتے ہو جسے فلاں قبیلے کے حبشی نے تیّار کیا ہے۔ تو کیا اب گواہی دیتے ہو کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں؟ اگر یہ گواہی دیتے ہو تو میں شادی کے لئے تیّار ہوں اور تمہارا اسلام قبول کرنا ہی میرا (حق) مَہر ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا : آپ کا (حق) مَہر کیا ہے؟ کہا : میرا مَہر کیا ہوسکتا ہے؟ وہ کہنے لگے : سونا چاندی؟ اس پر حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کہنے لگیں : مجھے سونے چاندی کی ضرورت نہیں میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ اسلام قبول کرلیں۔ (1)

اس پر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے سوچنے کیلئے کچھ وقت مانگا اور چل دیئے، جب کچھ سوچنے کے بعد واپس آئے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔ پھر حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے بیٹے حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو حُکم دیا کہ وہ ان کا نکاح پڑھوادیں۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 حلیۃ الاولیاء، الرمیصاء ام سلیم، ۲/۷۱، رقم : ۱۵۱۲

2 طبقات ابن سعد، رقم : ۴۵۷۱، ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۳، ۳۱۴ ملخصا

نکاح کا حق مَہر کیا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ نکاح کا حق مَہر صرف مالِ مُتَقَوَّم ہی ہو سکتا ہے۔ [1] اور شریعتِ محمدیہ میں حق مَہر کی کم از کم مقدار دو تولہ ساڑھے سات ماشے چاندی ہے۔ جبکہ (باہمی رضا مندی سے) زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد (Limit) نہیں ہے۔ [2] اور ابھی جو واقعہ ہم نے سنا کہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم نے مَہر اسلام لانے کو قرار دیا تھا تو اس کی شرح میں علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ یا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے مَہر معاف کر دیا تھا، یا یہ مطلب ہے کہ مَہرِ مُعَجَّل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ لیا تھا۔ [3]

دین کو ترجیح دیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لئے درس کے کئی پہلو موجود ہیں۔ ایک بات تو یہ پتہ چلی ہے کہ ماضی کی خواتین واقعتاً بے مثال تھیں، غور کیجئے! آج کے اس تَرَقّی یافتہ دَور میں بھی اگر کوئی خاتون خُدا نخواستہ بیوہ ہو جائے تو اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کہیں سے یہ سہارا مل جائے تو اسے اپنانے میں دیر نہیں کی جاتی اور نہ کرنی چاہئے جبکہ وہ دَور تو ابھی جہالت کی ظلمتوں سے نکل رہا تھا، وہاں بیوہ کے ساتھ کیا سُلوک ہوتا ہوگا اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، ایسے ماحول میں جب حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی صورت میں ایک مضبوط سہارا مل رہا تھا، جو مالدار تھے، اپنے دَور کے معزّز لوگوں میں شامل تھے، عزّت و حَشْمت کے مالک تھے، جب انہوں نے پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے خُوش ہونے کی بجائے، اپنی قسمت پر ناز کرنے کی بجائے، حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مال و دولت کی طرف توجہ دینے کی بجائے اور اپنے مستقبل کے اچھے اچھے خواب دیکھنے کی بجائے دین اور اسلام کی دعوت دینے کو سب پر ترجیح دی، اسلام کی خدمت کرنے کو انہوں نے ترجیح دی، نیکی کی دعوت دینے کو انہوں نے ترجیح دی اور اپنے اس عمل سے انہوں نے یہ بتا دیا کہ دین کی مَحَبَّت، دین کا پیار، دین کی خدمت کی سوچ، نیکی کی دعوت کو ترجیح دینے کا جذبہ اور دین کی تبلیغ کا جذبہ زیادہ اہم ہے۔

---

1 بہارِ شریعت، ۲/۶۵، حصہ: ۷ ملخصاً

2 فتاویٰ رضویہ، ۱۲/۱۶۶-۱۶۵ ماخوذاً

3 مرآۃ المناجیح، ۵/۱۳۰

اس سے اندازہ لگائیں کہ انہیں دین سے کتنا پیار تھا، وہ اپنی ذات سے مُتعلّق بہتریوں میں بھی دین کو پہلے نمبر پر رکھتی تھیں۔ اس سے ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ہم بھی اپنے تمام کاموں میں دین کو پہلے دیکھیں، *ہر وہ کام جو ہم کرنے جارہی ہوں ہمیں چاہیے کہ سوچیں کہ اس میں ہمارا دین کیا کہتا ہے؟ *اپنا جو قدم ہم بڑھانا چاہتی ہیں، *ہم جو کام کرنا چاہتی ہیں، *ہم جس سے ملنا چاہتی ہیں، *جس کے ساتھ اُٹھنا چاہتی ہیں، *جہاں جانا چاہتی ہیں، *جس کے ساتھ بیٹھنا چاہتی ہیں، *جو پڑھنا چاہتی ہیں، *جو پڑھانا چاہتی ہیں، *جہاں پڑھنا چاہتی ہیں، *جو کھانا چاہتی ہیں، *جو پہننا چاہتی ہیں، *جو کہنا چاہتی ہیں، *جو بولنا چاہتی ہیں، *جو سننا چاہتی ہیں، اَلْغَرَض! کوئی بھی کام کرنا چاہتی ہوں ہمیں اپنے دین کو پہلے دیکھنا چاہیے کہ ہمارا دین اس بارے میں کیا کہتا ہے؟ *ہمارا مذہب اس بارے میں کیا رہنمائی فرماتا ہے؟ *ہمارا پاک پَرْوَرْدگار اس بارے میں کیا حکم فرماتا ہے؟ *ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

دین پر عمل کی جزا کیا ہے؟

یاد رکھئے! اگر یہی سوچ بن گئی اور ہم نے ہر کام کرنے سے پہلے یہی سوچنا شروع کردیا کہ ہمارا دین کیا کہتا ہے اور اس کے مطابق ہم نے عمل شروع کردیا، تو ہمارا یہ عمل نہ صرف دُنیا میں ہمیں کامیاب کرے گا، بلکہ ہمارا یہ عمل ہمیں قبر میں بھی رُسوا ہونے سے بچائے گا اور ہمیں قیامت کے روز بھی رُسوا ہونے سے بچائے گا۔ اسی بات کو پارہ 30 سُورَۃُ الْبَیِّنَة آیت نمبر 7 اور 8 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِؕ(۷) جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ۠(۸) (پ۳۰، البینہ: ۷، ۸)

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رَبّ سے ڈرے۔

تفسیر خازن میں ہے : یہ بشارتیں جو آیاتِ کریمہ میں ذکر کی گئیں یہ اس کے لیے ہیں جو دُنیا میں اپنے رَبّ کریم سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں جو اللہ پاک سے ڈرنے والی ہوگی، جو اس کی نافرمانی سے بچنے والی ہوگی، جو اس کے اَحکامات پر عمل کرنے والی ہوگی، حقیقی معنوں میں تقویٰ کے نُور سے جس کا باطن منوّر ہوگا، اسی کا معمول ہوگا کہ ہر قدم اٹھانے سے پہلے دین اور اسلام کی تعلیمات کی طرف توجہ دیتی ہوگی، اپنے محارم کے ذریعے عاشقانِ رسول علما اور مفتیانِ کرام سے رہنمائی لے گی اور جیسے دین کہتا ہوگا اسی پر وہ عمل کرتی ہوگی۔ اللہ پاک ہمیں بھی دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امیرِ اہلِ سُنّت کتنی پیاری دُعا کرتے ہیں :

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی! گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!

ہو اخلاق اچھا ہو کردار ستھرا مجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۱۰۲، ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم بے مثال خواتین کی بے مثال زندگیوں کے کچھ پہلوؤں سے مُتَعلِّق سُن رہی ہیں، ابھی ہم نے صحابیہ رسول حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مُتَعلِّق سُنا۔ آئیے! تقویٰ، پرہیزگاری اور خوفِ خُدا سے مَعْمُور ایک اور بے مثال خاتون کا واقعہ سنتی ہیں، جس سے ہمیں اندازہ ہوگا کہ پہلے کے دَور کی خواتین کیسی بے مثال تھیں، ان کی سوچ کیا تھی۔ چُنانچہ

خلیفہ کی اہلیہ کے زیورات

حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا جو کہ خلیفہ عبدُ الملک کی بیٹی تھیں، یوں بڑے گھرانے سے ان کا تَعَلُّق تھا۔ لیکن ان کی سیرت پر نظر ڈالی جائے تو یہ بھی تاریخِ اسلام کی بے مثال خواتین میں شُمار ہوتی ہیں۔ جب حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خلیفہ بنے تو اپنی اہلیہ محترمہ بی بی فاطمہ سے مشورہ

1 تفسیر خازن، پ ۳۰، البینۃ، تحت الآیۃ : ۸، ۴/۴۲۹ ملتقطا

www.dawateislami.net

کرتے ہوئے فرمانے لگے : تمہیں اپنے اِن زیورات کا حال معلوم ہے کہ تمہارے والد نے یہ کس طرح حاصل کئے اور پھر کس طرح تمہیں دیئے؟ اگر تم اجازت دو تو میں انہیں ایک صَندُوق میں بند کرکے تالا لگا کر بَیْتُ الْمال کے آخری گوشے میں رکھ دوں، اگر اس سے پہلے بَیْتُ الْمال کا سارا مال خرچ ہوجائے تو اسے بھی خرچ کر ڈالوں گا اور اگر اسے خرچ کرنے سے پہلے ہی میرا انتقال ہوجائے تو تمہیں یہ مل ہی جائیں گے۔ (یعنی بعد کا خلیفہ تمہیں واپس کر ہی دے گا۔) زوجہ نے سعادت مندی سے کہا : جیسی آپ کی رائے ہو، میری طرف سے اجازت ہے۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زیورات بَیْتُ الْمال میں رکھوا دیئے، یہ زیورات ابھی بَیْتُ الْمال ہی میں موجود تھے کہ حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وِصال ہوگیا بعد میں حضرت بی بی فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بھائی یزید بن عبدُالملک خلیفہ ہوئے تو یہ زیورات اُنہیں واپس کرنا چاہے مگر انہوں نے یہ کہہ کر لینے سے اِنکار کردیا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ میں حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی زندگی میں زیورات سے دَست بردار ہوجاؤں (یعنی چھوڑ دوں) اور انکی وفات کے بعد واپس لے لوں۔ چُنانچہ خلیفہ نے یہ زیورات گھر کی دوسری عورتوں میں تقسیم کردیئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

منصب کس لیے ملتا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لیے دَرس کے کئی پہلو ہیں۔ ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی بھی منصب اور عُہدہ گھر بھرنے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ اللہ پاک کی مخلوق کی خدمت کرکے اس کی رضا پانے کے لیے ہوتا ہے اور جو لوگ اسی بات کو اپنا مقصد بناتے ہیں وہ اس دُنیا میں بھی کامیاب رہتے ہیں اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

---

1 سیرت ابن عبد الحکم، ص ۵۲

بیوی ہو تو ایسی!

دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آج عورتوں کی ایک تعداد ہے جن کا حال یہ ہے کہ مال و دولت ، زیورات و عُمدہ لباس وغیرہ کے حُصُول کے لئے بھاگ دوڑ کرتی نظر آتی ہیں ، الماریاں بھری ہوئی ہوتی ہیں مگر ان کے دل کی لالچ و حرص ختم نہیں ہو رہی ہوتی ، اور مل جائے ، اچھا مل جائے اسی تگ و دو میں رہتی ہیں۔ افسوس کہ لاکھوں کے زیورات اور لباس ہونے کے باوجود راہِ خُدا میں ایک پائی خرچ کرتے ہوئے ہچکچاتی ہیں۔

ایسی خواتین کے لئے حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بے مثال اہلیہ کا بے مثال کردار مَشْعلِ راہ (یعنی رہنمائی کرنے والا چراغ) ہے کہ وہ زیورات جو ان کے پاس تھے ، وہ ان کو ان کے والد نے دیئے تھے جو اپنے وقت کے خلیفہ تھے ، قطعی طور پر حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اہلیہ ان زیورات کی مالکہ تھیں۔ وہ چاہتی تو کہہ دیتیں کہ میرے والد نے دیئے ہیں ، انہوں نے جہاں سے بھی لئے ہوں اب تو یہ میرے ہی ہیں۔ مگر انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہا ، بلکہ کمال تابعداری کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے کہنے لگیں : جیسی آپ کی رائے ہو (لیجئے) میری طرف سے اجازت ہے۔

یہاں یہ بات بھی ہے کہ حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خلیفہ بنتے ہی ان کی اہلیہ کی دولت اور مال میں اضافہ ہونا چاہیے تھا کہ اب بڑا عُہدہ تھا تو آمدنی بھی بڑھنا چاہیے تھی ، خود خلیفہ انہیں تحائف دیتے ، دیگر لوگ نذرانے پیش کرتے ، وہ خود بھی اپنے شوہر سے کسی مہنگی چیز کی فرمائش کر سکتی تھیں ، کیونکہ ہم اپنے اردگرد دیکھتی ہیں کہ کسی کے خاوند کو معمولی تَرَقّی مل جائے یا کوئی عُہدہ مل جائے تو بیوی یہ سُنتے ہی فرمائشوں کے انبار لگا دیتی ہے ، اسے پروا تک نہیں ہوتی کہ خاوند ناجائز ذرائع سے اس کی فرمائش پوری کرتا ہے یا اپنی حلال تنخواہ سے اس مُطالبے کا انتظام کرتا ہے ، اسے تو بس اپنے قیمتی لباس اور زیورات سے سروکار ہوتا ہے ، اور اس طرح کی خواتین یہ کہتی دکھائی دیتی ہیں اب آپ اَفْسر بن گئے ہیں ، میرے پاس تو ڈھنگ کے زیور نہیں ، ڈھنگ کے سوٹ نہیں ، لوگ کیا کہیں گے کہ اَفْسر کی بیوی بھکارن کی طرح بن کر گھومتی ہے ؟ مجھے اچھے اچھے سوٹ اور زیورات لا کر دو تاکہ میں اپنے مقام و مرتبے (Status) کے مُطابق زندگی گُزاروں۔ حضرت عُمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اہلیہ بھی اپنے شوہر سے یہی مُطالبات

کر سکتی تھیں، کیونکہ ان کے شوہر تو مَشرِق و مَغرِب کے ایک کثیر حصے کے خلیفہ تھے، لیکن قُربان جائیے!ان کے جذبۂ اطاعت اورسادگی پر کہ فرمائشیں توکیا کرتیں، اپنے شوہر کے کہنے پر خُوشی خُوشی اپنا سارا زیور بَیتُ المال میں جمع کرا دیا۔

اور پھر سعادت مندی اور شوہر کی اطاعت کا انداز دیکھئے کہ حضرت عُمر بن عَبْدُ العَزِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے انتقال کے بعد ان کی اہلیہ کا بھائی یزید بن عبدُ الملک خلیفہ بنا، اس نے اپنی بہن حضرت فاطمہ سے کہا کہ اپنے زیورات واپس لے لیں، مگر بی بی فاطمہ نے یہ کہہ کر منع کردیا کہ جب اپنے شوہر کی موجودگی میں نہیں لیے تواب کیوں لوں؟

حلال پر قناعت کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! *یہ ہیں پہلے کے دَور کی بے مثال خواتین، *یہ ہے ان بے مثال خواتین کی بے مثال سوچ، *یہ ہے ان بے مثال خواتین کا بے مثال رویہ، *یہ ہیں ان بے مثال خواتین کے بے مثال واقعات۔ آج تو آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے، کیا مرد کیا عورت سب کا حال یکساں ہے، اِلَّا مَاشَاءَاللہ۔ یاد رکھئے! رزقِ حلال سے چٹنی کھا کر اور رُوکھی سُوکھی روٹی کھا کر ساری زندگی گُزار دی جائے یہ حرام کا ایک پیسہ کھانے سے کہیں زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے۔ لٰہذا! اپنا یہ ذہن بنائیں کہ حالات جیسے بھی ہو جائیں صِرف اور صِرف حلال پر ہی گُزارہ کرنا ہے۔ حرام کی طرف ہرگز نہیں جانا۔ اللہ پاک ہمیں حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آئیے! مالِ حلال کے کیا کیا فوائد ہیں ان کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

مالِ حلال کے فوائد

*جو مُسلمان اپنے اہل و عیال کو حلال کھلاتا ہے وہ پُرسُکون اور خُوشحال زندگی گُزارتا ہے۔ *حلال کھانے والوں کا لوگوں کی نظروں میں ایک خاص مقام بن جاتا ہے۔ *حلال کھانے والوں کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ *حلال کھانے والوں کے گُناہ مُعاف کر دئیے جاتے ہیں۔ *حلال کھانے والوں کی دُعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ جبکہ حلال کھانے کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ بس بیان کرتی اور سنتی چلی جائیں۔ آئیے! بطورِ ترغیب

اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 4 احادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں اور عمل کی بھی نِیَّت کرتی ہیں :

1۔ ارشاد فرمایا : جس نے چالیس (40) دن تک حلال کھایا ، اللہ پاک اس کے دل کو مُنوّر فرمادے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دُنیا و آخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ [1]

2۔ ارشاد فرمایا : جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ پاک کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت و پاکیزگی ہے۔ [2]

3۔ ایک شخص نبیِ کریم ، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب سے گزرا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کے پُھرتیلے پن اور چُستی کو دیکھا تو عرض کی : یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کاش ! اس کا یہ حال اللہ پاک کی راہ میں ہوتا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا : (1) اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچّوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (2) اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (3) اور اگر یہ اپنی پاکدامنی کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (4) اور اگر یہ دِکھاوے اور تَفاخُر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ [3]

4۔ حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایک بار عرض کی : یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ پاک میری دُعا قبول فرمایا کرے۔ تو قاسمِ نعمت ، نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا : **یَا سَعْدُ! اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ** یعنی اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔ [4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 اتحاف السادۃ، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، فی فضیلۃ الحلال...الخ، ۶ / ۴۵۰

2 ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقۃ، ۴/۲۱۸، حدیث : ۴۲۲۲

3 الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقۃ، ۳/۴۲، حدیث : ۱۰

4 معجم اوسط، ۵/۳۴، حدیث : ۶۴۹۵

www.dawateislami.net

تذکرہ چند بے مثال خواتین کا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم بے مثال خواتین کا تذکرہ سُن رہی ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ اس اُمّت کی سب سے بے مثال خواتین ازواج مُطَّہرات ہیں ، یعنی ہمارے آقا ، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک بیویاں ، ان کی بے مثالی کا عالم یہ ہے کہ وہ اُمّت کی تمام خواتین کے لیے نمونۂ عمل یعنی رول ماڈل ہیں ۔

اُمّہاتُ المومنین کا ذکرِ خیر

ان میں حضرت بی بی خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی ہیں ، جنہوں نے اپنا سارا مال دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے خرچ کردیا اور ہر طرح کی مشکلات پر صبر کرتے ہوئے نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا ۔ ان سے آقا کریم ، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بے پناہ مَحَبّت فرماتے تھے اور انہی سے خاتونِ جنّت حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی پیدائش ہوئی ۔

ان ازواجِ مُطَّہرات میں حضرت سَودہ بنتِ زَمْعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی ہیں جن کو اللہ پاک نے سخاوت جیسی عظیم نعمت سے نوازا تھا ، آپ کی سخاوت کا عالم یہ تھا کہ ایک دفعہ ان کے پاس حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی طرف سے دِرْہموں سے بھرا تھیلا آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے تمام دِرْہم راہِ خُدا میں خرچ کردیے ۔ (1)

ان ازواجِ مُطَّہرات میں حضرت بی بی عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی ہیں ، جو مُفْتِیہ بنیں ، مُحَدِّثہ بنیں ، عالمہ بنیں ، مُفَسِّرہ بنیں ، طیّبہ طاہِرہ ، عابِدہ زاہِدہ اَلْغَرَض !وہ کون سا وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ تھا ، ان کا مقام تو یہ ہے کہ اللہ پاک نے ان کی پاک دامنی قرآنِ پاک میں بیان کرتے ہوئے سورۂ نُور کی 18 آیات نازل فرمائیں ۔

ان ازواجِ مُطَّہرات میں حضرت حَفْصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی ہیں جو بڑی سخی تھیں ، اکثر روزے سے رہا کرتی تھیں اور تلاوتِ قرآن پاک اور دیگر عبادتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں ، علمِ فقہ و علمِ حدیث کی ماہر تھیں ۔ (2)

ان ازواجِ مُطَّہرات میں حضرت زَینب بنتِ خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی ہیں ، جو فقرا و مساکین پر خُصوصی شفقت فرماتیں اور ان پر خُوب خرچ کرتیں ۔ یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ کو اُمُّ المساکین کہہ کر پکارا جاتا تھا ۔ (3)

---

1 الطبقات الکبریٰ ، ذکر ازواج ۰۰۰ الخ ، رقم : ۴۱۲۷ ، سودہ بنت زمعہ ، ۴۵/۸

2 جنتی زیور ، ص ۴۸۴ ۔ ۴۸۵

3 امہات المؤمنین ، ص ۳۸

www.dawateislami.net

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا بھی ہیں، جن کی علمِ دین میں مہارت کا حال یہ تھا کہ آپ کو فقہا یعنی شرعی اَحکام و قوانین کی ماہر صحابیات میں شُمار کیا جاتا تھا۔ [1]

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت زَینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا بھی ہیں، ان کے خُشُوع و خُضُوع کا حال یہ تھا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے خُشُوع و خُضُوع کے مُتَعَلِّق ارشاد فرمایا: زَینب بنتِ جَحش (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا) خُشُوع اختیار کرنے والی اور رَبّ کے حضور گڑگڑانے والی ہے۔ [2] حضرت بی بی زَینب بنت جَحش کی عادت تھی کہ جو کچھ اپنے ہاتھ سے کماتیں وہ سب فقرا و مساکین کو دے دیا کرتی تھیں اور صرف اسی لئے محنت و مشقّت کرتی تھیں کہ فقیروں اور محتاجوں کی اِمداد کریں۔ [3]

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا بھی ہیں جو بڑی عبادت گُزار اور دین دار خاتون تھیں، نمازِ فجر پڑھ لینے کے بعد سے نمازِ چاشت تک اَوراد و وظائف میں مصروف رہتی تھیں۔ [4]

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا بھی ہیں، یہ بہت سی حدیثوں کی حافظہ تھیں، بڑی عبادت گُزار اور نیکوکار خاتون تھیں۔ [5]

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت صَفِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا بھی ہیں، یہ بھی اُن بے مثال خواتین میں شامل ہیں جو عبادت، تقویٰ و پرہیزگاری اور صدقہ کرنے کے اعتبار سے تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ [6]

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا بھی ہیں، یہ بھی بڑی پرہیزگار اور سُنّتوں پر عمل کرنے والی خاتون تھیں، مِسواک سے مَحَبّت کا عالم یہ تھا کہ جب کسی اور کام میں مشغول نہ ہوتیں تو مِسواک کرنے لگ جاتیں۔ [7]

---

1 سیر اعلام النبلاء، رقم: ۲۰، ام سلمۃ ام المومنین، ۲/۲۰۳

2 اسد الغابہ، رقم: ۶۹۴۸، زینب بنت جحش، ۷/۱۴۰

3 جنتی زیور، ص ۴۹۳

4 جنتی زیور، ص ۴۹۶

5 جنتی زیور، ص ۴۹۰

6 فیضان امہات المؤمنین، ص ۳۱۰

7 مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارات، ما ذکر فی السواک، ۲/۲۱۹، حدیث: ۱۸۱۲

www.dawateislami.net

بے مثال خواتین کے اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو!*یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو بڑی نیک باز تھیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو بڑی عبادت گُزار تھیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو دین پر عمل کرنے والی تھیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو اپنی شرم وحیا کی حفاظت کرنے والی تھیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو پوری زندگی اللہ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی رہیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو مخلوق کو چھوڑ کر خالق کی پیروی کرتی رہیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو سیرت و کردار میں بھی بے مثال تھی اور زہد و تقویٰ میں بھی بے مثال تھیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو اللہ کریم سے بھی مَحبّت کرتی تھیں اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام سے بھی مَحبّت کرتی تھیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو نہ زَیب و زِینت میں مصروف رہتیں اور نہ مال و دولت کے پیچھے جاتیں تھیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے پوری اُمّت کو درس دیا کہ خواتین کی زندگی کیسی ہونی چاہیے ۔ ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے یہ ثابت کیا کہ خواتین دین کی ترویج و اشاعت میں کس طرح حصہ لے سکتی ہیں ۔ ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو اس اُمّت کی اسلامی بہنوں کے لیے رول ماڈل بنی ہیں ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہیں دیکھ کر ہم کہہ سکتی ہیں کہ آج کی خواتین کو ایسا ہونا چاہیے ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کو بیوی کی صورت میں کیسا ہونا چاہیے ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کا ماں کی صورت میں کیسا کردار ہونا چاہیے ، ***یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کو بیٹی کی صورت میں کیسا ہونا چاہیے ؟

دامن کا دھاگہ

آج اگر ہم اپنے معاشرے میں پائی جانے والی خواتین کے احوال کا جائزہ لیں تو اندازہ ہو گا کہ **آج کی خواتین** ان **بے مثال خواتین** کی سیرت کو فراموش کر چکی ہیں ، **آج کی خواتین** پہلے کی **بے مثال خواتین** کے کردار سے مُنہ موڑ چکی ہیں ۔ افسوس !صد افسوس !آج کے اس پُرفِتَن دَور میں خواتین کو مختلف انداز سے بے حیائی ، بے راہ رَوِی ، بے پردگی ،

عُریانی، نمود و نُمائش اور اس طرح کے دیگر کاموں پر اُبھارا جا رہا ہے اور بعض نادان اس کی طرف مائل بھی ہو رہی ہیں ، آ ئیے! پہلے کی **بے مثال خواتین** میں سے ایک اور **بے مثال خاتون** عابدہ ، زاہدہ اور وَلیّہ کا بے مثال واقعہ سنتی ہیں : چنانچہ

ہند کے مشہور شہر دہلی میں ایک دفعہ سخت قَحط سالی ہوئی ، لوگوں کی بہت دُعاؤں کے باوُجود بارِش نہ ہوئی ۔ سلسلہ چشتیہ نِظامیہ کے بانی اور عظیم پیشوا و ولیِ کامل حضرت سیّد محمد نِظامُ الدّین اولیا رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر عرض کی : یااللہ! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامَحرَم کی نظر نہ پڑی ، میرے مَولیٰ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بَرکھا (بارش) برسا دے ! ابھی دُعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رَحمت کے بادَل گِھر آئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارِش شُروع ہوگئی ۔ (1)

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
حَیا سے ان کی انساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دین پر عمل کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! *یہ ہے کردار ، *یہ ہے شریعت کی تابعداری ، *یہ ہے شریعت کی پاسداری ، *یہ ہے دین پر عمل ، *یہ ہے تقویٰ اور اللہ پاک کا ڈر ، *یہ ہے اَحکامِ اسلام کو خود پر نافذ کرنا ، *یہ ہے دین کی کمال اطاعت ، *یہ ہے خود کو چھپانا ، *یہ ہے پردے کی پاسداری ، *اسے کہتے ہیں عفت و پاکیزگی ، *اسے کہتے ہیں کردار کی مضبوطی ، *اسے کہتے ہیں ایمان کی مضبوطی ، *اسے کہتے ہیں پاکدامنی ۔

غور تو کریں! کتنی بڑی بات ہے کہ ایک خاتون شریعت اور دین کی تابعداری کے ساتھ اس حال میں زندگی گُزار دے کہ اس پر کبھی کسی نامَحرَم کی نظر تک نہ پڑی ہو ۔ جب کردار اتنا عُمدہ ہو ، جب عمل میں ایسی پختگی ہو ، جب

1 اخبار الاخیار ص ۲۹۴

شریعت کو اتنی اہمیت دی جائے تب اللہ پاک ایسا مقام عطا فرما دیتا ہے کہ ایسی بے مثال خواتین کا اپنا واسطہ دے کر نہیں، ان کے استعمال کی چیزوں کا واسطہ دے کر نہیں بلکہ ان کے استعمال شدہ کپڑوں کے ایک دھاگے کا واسطہ دیا جائے تو اللہ پاک رحمتوں کی بارشیں عطا فرما دیتا ہے۔

آج کی کچھ خواتین کو کیا ہو گیا ہے؟

جبکہ اس کے برعکس جہاں بے پردگی عام ہو، جہاں خواتین میں شرم و حیا نام کو نہ ہو، جہاں بدنگاہی عام ہو، جہاں دین پر عمل کو دقیانوسی سوچ سمجھا جائے، جہاں پردے کو پُرانے زمانے کا رَواج سمجھا جائے تو وہاں رحمتیں تو کیا برستی ہیں الٹا بے برکتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک طرف ہماری وہ بے مثال خواتین تھیں جو پردے کی ایسی پاسداری کرتیں کہ ان پر کسی اجنبی کی نظر پڑ جائے یہ تو دُور کی بات ہے، زندگی بھر ان کے کپڑوں کو کوئی اجنبی نہیں دیکھ پاتا تھا اور ایک آج کی خواتین ہیں جہاں دیکھئے بے شرمی اور بے حیائی کی دعوت دیتی نظر آتی ہیں۔ آج جدھر دیکھئے دین سے دُور خواتین بے پردَگی کو فَروغ دیتی نظر آتی ہیں۔ اِشتہاروں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، بازاروں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، سنیما گھروں کے ہالوں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، سنیما کے پردوں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، ٹی وی کی اسکرینوں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، ایئرپورٹ پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، اسکولز میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، کالجز اور یونیورسٹیز میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، بڑے بڑے شاپنگ مالز میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، دکانوں کے کاؤنٹروں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں اور یہ سب کس چیز کے نام پر ہو رہا ہے؟ یہ سب بزنس کے نام پر ہو رہا ہے، یہ سب ایجوکیشن کے نام پر ہو رہا ہے، یہ سب گلیمر کے نام پر ہو رہا ہے اور یہ سب تَرَقّی کے نام پر ہو رہا ہے۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو ہدایت دے۔

تَرَقّی اور کامیابی کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اللہ پاک اور اس کے رسول کو ناراض کیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ**

نہیں کہ ناجائز و حرام کاموں کا ارتکاب کیا جائے ، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ غیر مسلموں کے طور طریقے اپنائے جائیں ، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اپنے دین کو پسِ پشت ڈال دیا جائے ، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ دین کے اَحکامات کی سرِعام دھجیاں اُڑائی جائیں ، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ بے حیائی اور بے شرمی کو فَروغ دیا جائے ، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ گُناہوں کے فَروغ کے اسباب پیدا کئے جائیں ، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ مغرب کی اندھی اور تاریک تہذیب کو سینے سے لگایا جائے ، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اسلام کی روشن اور سنہری تعلیمات کو فراموش کردیا جائے۔ بلکہ ایک مسلمان کے لیے حقیقی تَرَقّی اور حقیقی کامیابی کیا ہوسکتی ہے اور کیا ہونی چاہیے ؟ آئیے! قرآنِ پاک سے سنتی ہیں کہ تَرَقّی اور کامیابی کیا ہے ۔ چُنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے :

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ (پ۴، آل عمران : ۱۸۵)

تَرجَمۂ کنزُالایمان : جو آگ سے بچاکر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا ۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نَجات دے کر جنّت میں داخل کر دیا جائے۔[1]

اب ہمیں چاہیے کہ ہم اس کامیابی کو پانے کی کوشش کریں ، اپنے گھر والوں کا ذہن بنائیں اور انہیں اس طرف مائل کریں ۔ اپنے گھر کے مَردوں کو نیکی کی دعوت دیں اور انہیں حکمتِ عملی سے دین کے اَحکامات پر چلنے کی ترغیب دیں ۔ اللہ پاک ہمیں دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے ۔ شیخِ طریقت ، اَمیرِ اہلِ سُنّت کیا ہی خوب دُعا فرماتے ہیں :

عبادت میں گزرے مری زندگانی　　کرم ہو کرم یاخُدایاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ　　گُناہوں سے ہر دم بچایاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم ، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 تفسیر صراط الجنان ، پ۴ ، آل عمران ، تحت الآیۃ : ۱۸۵ ، ۲/۱۱۲

حضرت نَفِیسَہ کی مختصر سیرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم تاریخ کی بے مثال خواتین کی بے مثال سیرت وکردار سے مُتَعلِّق سن رہی ہیں، آئیے! ایک اور بے مثال خاتون کی سیرت کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ اس عظیم اور بے مثال خاتون کا نام ہے "سَیِّدہ نَفِیسَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا" یہ شہزادۂ عالی وقار، نواسہ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی پڑپوتی ہیں، بہت نیک اور بڑی پرہیز گار تھیں۔ ***حضرت نَفِیسَہ** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا مکۂ مُکَرَّمہ میں پیدا ہوئیں۔ ***حضرت نَفِیسَہ** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات بھر نمازیں پڑھتی رہتیں۔ ***حضرت نَفِیسَہ** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا نے تیس حج کیے، جن میں اکثر پیدل حج کیے تھے۔ ***حضرت نَفِیسَہ** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کی بھتیجی کہا کرتی تھیں کہ میں نے اپنی پھوپھی جان حضرت نَفِیسَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کی چالیس(40) سال خدمت کی، اس عرصے میں کبھی ان کو رات میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک بار میں نے ان سے عرض کی: آپ اپنی جان کو آرام کیوں نہیں دیتیں؟ تو وہ فرماتیں: کیسے آرام کروں؟ جب کہ میرے سامنے کٹھن منزلیں ہیں جن کو کامیاب لوگ ہی طے کرسکتے ہیں۔ ***حضرت نَفِیسَہ** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کی بھتیجی سے پوچھا گیا کہ حضرت سَیِّدہ نَفِیسَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کیا کھاتی تھیں؟ جواب دیا: وہ تین روز میں بس ایک لقمہ کھالیا کرتی تھیں۔ ***حضرت نَفِیسَہ** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں اپنی قبر کھودی ہوئی تھی اور اس میں بکثرت نماز پڑھا کرتی تھیں، ایک روایت میں ہے کہ اس قبر میں انہوں نے دو ہزار(2000) بار قرآن ختم کیا تھا۔ ***حضرت نَفِیسَہ** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا یکم رجب کو بیمار ہوگئیں اور رَمَضان شریف کے مہینے تک بیمار رہیں۔ رَمَضان میں جب مرض میں تیزی آئی تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آج روزہ توڑ دیں، آپ نے جواب دیا: تیس(30) سال سے میں یہ دُعا کر رہی تھی کہ جب موت آئے تو اس وقت میرا روزہ ہو اور اب جب یہ خواہش پوری ہونے کو ہے تو میں روزہ کیوں توڑ دوں؟ یہ فرما کر سیدہ نَفِیسَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا قرآنِ کریم کی تلاوت فرمانے لگیں اور تلاوت کرتے کرتے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف انتقال کر گئیں۔ ***حضرت نَفِیسَہ** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کی بھتیجی کا بیان ہے کہ سَیِّدہ نَفِیسَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا جس مُصلّے پر نمازیں پڑھتی

تھیں اس کے ساتھ ایک ٹوکری تھی، جب وہ کسی شے کی خواہش کرتیں وہ شے ٹوکری میں خود بخود مل جاتی، میں ان کے پاس ایسی ایسی چیزیں دیکھتی جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی تھیں، میں نہیں جانتی کہ وہ کون لاتا تھا۔ ایک بار میں نے ان سے حیرت کا اظہار کیا تو فرمانے لگیں: زَینب! جو اللہ پاک کے بھروسے پر ہو جائے، دُنیا اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور اس کی تابع فرمان ہو جاتی ہے۔

(نور الابصار، فصل فی ذکر مناقب السیدۃ نفیسۃ۔۔۔الخ، ص ۲۱۱۔۲۰۷ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمل کا جذبہ پیدا کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بی بی نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی اس مختصر سیرت میں ہمارے لیے عبرت کے کئی درس ہیں، وہ دن رات عبادت میں مگن رہتی تھیں ہمیں بھی اس سے عبرت پکڑتے ہوئے عبادت کی کثرت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ زیادہ نہ بھی تو کم از کم پانچ وقت کی نمازیں تو ادا کرنی چاہئیں۔ یاد رکھئے! نماز کی ادائیگی فرض ہے، اس میں ہرگز ہرگز سستی نہیں ہونی چاہیے۔

اسی طرح ہم نے حضرت بی بی نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں سنا کہ انہوں نے موت قبر اور آخرت کو یاد رکھنے کے لیے اپنی قبر پہلے سے بنوائی اور اس میں ختمِ قرآن کرنے لگیں یہاں تک کہ دو ہزار بار ختمِ قرآن کرلیا، ہمیں بھی روزانہ کی بنیاد پر تلاوت کا معمول بنانا چاہیے۔ انہوں نے جس طرح کی زندگی گُزاری اس کا انعام انہیں اس زندگی میں یہ ملا کہ وہ جو خواہش کرتیں اللہ پاک انہیں عطا فرما دیتا تھا۔ اس میں ہمارے لیے ابھی درس ہے کہ اگر ہم بھی دُنیا کے بجائے اپنے خالق و مالک کی بن جائیں، ہم بھی اپنی زندگی کو بے مثال خواتین کی طرح گُزارنے والی بن جائیں تو یہ دُنیا ہمارے لیے ابھی تابع فرمان ہو جائے، بے موسم کے پھل ہمیں بھی نصیب ہوں گے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمیشہ رہنے والی آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ ان تمام باتوں پر عمل کے لیے آپ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے، اجتماع میں شرکت کی پکی نیت کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! نیکیاں کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ نصیب ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے مہمان نوازی کے چند آداب سنتی ہیں۔

پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔ [1] (2) آدَمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ [2] (3) سُنّت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔ [3] *مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ *حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خُوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ۔) (3) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لئے دُعا کرے۔ [4] *گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو

---

1 مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴

2 جامع صغیر، ص ۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶

3 ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الضیافة، ۴/ ۵۲، حدیث: ۳۳۵۸

4 فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر۰۰۰الخ، ۵/ ۳۴۴

کہنا پڑ جائے کہ ''میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے''۔ *میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ ''اور کھاؤ'' مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔ [1] کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ *میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ [2]

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

---

1 فتاوی ھندیه، کتاب الکراھیه، باب ثانی عشر۰۰۰الخ، ۵/۳۴۴

2 فتاوی ھندیه، کتاب الکراھیه، باب ثانی عشر۰۰۰الخ، ۵/۳۴۵